مانمن خبریں

نمبر 24_15، جون 2014

محبت میرے دل کی گہرائی میں نقش ہو گئی

میں یہ راہ اختیار کر رہا ہوں
مجھے اپنے اگرد گرد لوگوں کی ایسی کئی باتیں
سُنائی نہیں دیتیں
جو وہ میرے بارے میں کہتے ہیں
لیکن اُن عورتوں کا آہ و نالہ
میری سماعت تک پہنچتا اور گونج رہا ہے
بالکل صاف
میں جانتا نہیں کہ کیوں۔

اب میں جس غم کو محسوس کر رہا ہوں
وہ بہت جلد جلال میں بدل جائے گا
اُن کے آنسو جاتے رہیں گے
باپ اُن کے آنسوئوں کا اجر دے گا

میرے لئے آنسو محبت کے ہیں
اُن کا غم، رونا اور ماتم میرے لئے ہے
میرے لئے اُن کے آنسو محبت کے ہیں

اور یہ میرے دل کی گہرائی میں نقش ہو رہے ہیں
جو اذیت میں اٹھا رہا ہوں
اور بھاری سولی جس نے میرے بازؤں کو سُن کر دیا ہے
یہ سب چیزیں مجھے دکھا رہی ہیں کہ
میں جلد ہی اس زمین سے چلا جاؤں گا

باپ، اے میرے باپ۔ میں اِسے برداشت کر سکتا ہوں
غمگین مت ہو۔کسی طرح کا دکھ محسوس نہ کر

تیرا بیٹا جائے گا اور جلد تجھے دیکھے گا
یہ تجلیّات کی تجلّی ہو گی

ڈاکٹر جے راک لی کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے اقرار میں سے اقتباس

یسوع کا اقرار اُسے صلیب اٹھا کر گلگتہ کی پہاڑی تک لے گیا جبکہ وہ کوڑوں کی شدید مار کے دوران خدا اور جانوں کے بارے میں سوچتا رہا۔

کیا آپ اپنے خاندان اور رشتہ داروں کو خداوند کی محبت دیتے ہیں؟

جب کسی کو خداوند کی وہ محبت یاد دلائی جائے جس میں اُس نے بے دریغ اپنی جان انسان کے لئے صلیب پر قربان کر دی تو ہر ایک جان نجات کی راہ پر جانے کی مشتاق ہو گی ۔خدا نے انسان کو پیدا کیا اور اپنے اکلوتے بیٹے کو زمین پربھیجا اور انسان کو خوبصورت آسمان کی راہ دکھائی۔ جو کوئی یسوع مسیح پر ایمان لاتا، اپنے اندر گناہ کو تسلیم کرتا اور پوری طرح سے توبہ کرتا ہے تو خدا اُسے روح القدس بخشتا ہے ۔اور وہ اُس کی مدد کرتا ہے کہ روح کے پھل لا کر وہ آسمانی نئے یروشلیم میں داخل ہوجائے۔

ڈاکٹر جے راک لی ،سینئر پاسٹر مانمن سینٹرل چرچ اُس فضل کو بھول نہیں سکتے جو اُن کی دوسری بڑی بہن سینئرڈیکنیس جُنگسُون لی نے انہیں دیا تھا۔اُس نے روزہ رکھا،ان کے لئے دعا کی اور اُنہیں انجیل کی خوشخبری سنائی جب وہ سات سال سے مختلف بیماریوں سے نبردآزما تھے ۔اُن کا بہت شکریہ ،بالآخر اُن کی ملاقات زندہ خدا سے ہوئی اور انہوں نے عجیب محبت اور برکت پائی۔ انہوں نے چرچ کا آغاز کیا اور اپنے وعظوں "صلیب کا پیغام،'یوحنا کے بارے میں لیکچر،'پیدایش کی کتاب پر لیکچر ' کے ذریعہ خدا کے وجود کو ثابت کرتے رہے تا کہ کلیسیائی اراکین خدا کو وضاحت سے جان سلیں اور حقیقی ایمان پا سکیں۔انہیں نے خدائے خالق، نجات دہندہ یسوع مسیح ، اور روح القدس کی قدرت کے بارے میں کئی دور دراز ممالک میں منادی کی جہاں ہزاروں سے لے کر لاکھوں لوگ جمع ہوئے تھے۔

ایونجلزم کمیٹی آف مانمن سینٹرل چرچ(چئیر پرسن : پاسٹر مِک یونگ لی) نے اپریل ۲۰۱۴ سے ایک بشارتی مہم کاآغاز کیا جو ۵۰ دن تک جاری رہی۔ اس کا مقصد خداوند کی شکر گزاری کے ساتھ ایسٹر کا تہوار منانا تھاجس نے صلیب پر دکھ سہا، مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا، اور اب بغیر کچھ کھائے پیئے ہماری شفاعت کرتا ہے ۔اراکین خاندانوں اور رشتہ داروں کو انجیل کا پیغام سناتے ہیں ، اُن کو نجات کی راہ دکھتے ہیں اور خدا کے فرزندوں کی حیثیت سے انہیں اختیاراور برکات سے شادمانی کی طرف راہنمائی دیتے ہیں۔

ایلڈر ہینگ کیول شِن صدر مینز سب ڈسٹرکٹ لیڈرز ایسو سی ایشن نے اپنی گواہی دی ۔انہوں نے لوگوں میں بشارت سے بہت برکت پائی تھی ۔انہوں نے کہا کہ ،"ڈاکٹر جے راک لی کی راہنمائی سے مجھے اپنی زندگی کی بے شمار مشکلات کاحل ملا اور برکت پائی ہے ۔مجھے گیسٹرو اینٹریک، سوشیو فوبیا، اور شراب نوشی جیسی علامات سے شفا ملی ۔ اس کے علاوہ بھی کئی مشکلات حل ہو گئیں۔ میں اپنی خوشی اور شادمانی کواپنے خاندان اور پڑوسیوں کے ساتھ بیان کرنا چاہتا تھا۔پس ، میں نے ایک مثالی زندگی گزارنا شروع کی ۔پھر، لوگوں نے بھی اُس خداوند میں اپنی دلچسپی ظاہر کرنا شروع کی جس سے میری ملاقات ہوئی تھی ۔ لوگوں کو بشارت دینے کے لئے میری کاوشوں نے مجھے ہر وقت روح القدس سے معمور رکھا۔میرے خاندان میں صلح و اطمینان آگیااور خدا نے میرے بچوں اور کاروبار کی ذمہ داری لی۔ مانمن کے اراکین اکثر زیادہ تر گھروں میں جا کر یا پھر گلیوں میں مانمن نیوز پیپر تقسیم کرکے انجیل کی منادی کرتے ہیں جس کے ساتھ کوئی مشروب یا کھانے کی چیزیں مثلاً کافی یا کوریا کے پین کیک شامل ہوتے ہیں۔ اِس بشارتی مہم سے بالخصوص یہ توقع ہے کہ سارے کلیسیائی اراکین کے خاندانوں میں انجیل کی بشارت پہنچائی جائے اور لاتعداد غریب اور نظر انداز کردہ جانوں کو نجات، دعاؤں کے جواب اور برکات کی راہ دکھائی جائے۔

میری سہیلی مجھے چرچ لے کر گئی!

سسٹر راتری سیپان
(چیانگ رائے مانمن چرچ)
بمقام تھائی لینڈ

چونکہ میں بہری تھی، اس لئے ہر وقت تنہائی اور پسماندگی محسوس کرتی تھی۔میرا دل ویران تھا،اس لئے میں اپنے ہمجولیوں کے اگرد گرد منڈلاتی رہتی اورروزانہ شراب پیتی تھی ۔میں ہم جنس پرستی کا شکار بھی تھی ۔ لیکن میری ایک سہیلی مجھے چیانگ رائے مانمن چرچ لے گئی اور بالآخر میں نے جانا کہ میں گنہگار ہوں اور یسوع کے سوا اور کوئی مجھے نجات نہیں دے سکتا۔ خداوند کو قبول کرنے کے بعد، میں نے ہم جنس پرستی اور شراب نوشی چھوڑ دی۔ میں نے دعا کرنا اورانجیل کی منادی کرنا شروع کیا۔میں بہت تلخ مزاج تھی لیکن اب میں بدل کر نرم مزاج ہو گئی تھی ۔یہ دیکھ کر میری دیگر ہمجولیوں نے بھی چرچ میں نام لکھوایا اور اب وہ نئی زندگی گزار رہی ہیں ۔میں جن نو سہیلیوں کے ساتھ منڈلاتی پھرتی تھی اب وہ سب چیانگ رائے مانمن چرچ کی رُکن بن گئی ہیں۔ ماضی میں شراب نوشی کی وجہ سے عموماً مجھے سر میں درد رہتا تھالیکن چرچ جانے کے بعد مجھے مکمل شفامل گئی ۔میں مانمن نیوز، ڈاکٹر جے راک لی کی گواہیوں کی یادداشت" موت سے پہلے ابدی زندگی کا مزہ اور ڈی وی ڈی پاور" کے ساتھ انجیل کی منادی بھی کرتی ہوں۔میں جس قدر زیادہ خداوند کی منادی کرتی ہوں اُسی قدر خداوند میرے دل کو اطمینان اور شادمانی سے بھر دیتا ہے۔

اب میں اپنے خاندان اور پڑوسیوں کو نجات کی راہ پر لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہوں۔خداوند تیرا شکر ہو کہ تُو نے مجھے نجات دی ہے۔

پاکیزگی کی حکمت

"مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اوّل تو وہ پاک ہوتی ہے پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی بے طرفدار اور بے ریاہوتی ہے۔"
(یعقوب ۱۷:۳)

دنیا میں شاید ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جولوگ بہت چالاکی اورہوشیاری کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اُن کی زندگی بہت پرآسائش ہوتی ہے۔لیکن اُن کے بہت سے باطنی مسائل ہو سکتے ہیں گھر میں،کاروبار میں اور کام کاج کی جگہ پر اور انہیں یکایک بحرانوں کاسامنا بھی کرنا پڑسکتا ہے جنہیں وہ حل نہیں کرسکتے۔ ایسے لوگوں سے یکسر مختلف، وہ لوگ جودل کی پاکیزگی اور بھلائی سے حکمت پاتے ہیں وہ خدا کی محبت اور برکات میں خوشحال اور شادمان زندگی گزار سکتے ہیں۔پھر، خدا کی دی ہوئی بھلائی کی حکمت کیا ہے؟

1۔خدا سے حکمت پانے کی راہِ مختصر

علم اور حکمت میں کیا فرق ہے ؟ نومولود بچے کے پاس کوئی علم نہیں ہوتا وہ کورے کاغذ کی مانندہوتا ہے ۔جب وہ بڑھتا ہے ، تو جو کچھ دیکھتا ،سنتا اورحواس کے ذریعہ جو کچھ سیکھتا ہے اسے اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیتا ہے ۔اسے اصطلاحاً علم کہتے ہیں ۔مختلف قسم کے علم کا حصول اور اِس کے استعمال کی تاثیر حکمت کو بیان کرتی ہے۔

لہٰذا،حکمت ایسی لیاقت یا سوچنے سمجھنے کی لیاقت اور علم، تجربات ،فہم، عمومی ادراک اور عمیق سوچ کو استعمال کرنے کا نتیجہ ہے ۔بالخصوص خدا کی دی ہوئی حکمت کامیاب زندگی کے لئے؛جانیں بچانے کے لئے ،خدا کی بادشاہی پانے کے لئے اور تمام تر شعبہ ہائے زندگی میں ناگزیر ہے۔ امثال۱۰:۹ کہتی ہے ،"خدا کاخوف حکمت کا شروع ہے ..." لہٰذا،خدا کی طرف سے بھلائی کی حکمت پانے کیلئے ہمیں خدا کے خوف کے ذریعہ سے بدی سے دور رہنے کی ضرورت ہے (امثال ۶:۱۶)۔

یعقوب ۱۷:۳ میں لکھا ہے کہ "مگر جو حکمت اوپر سے آتی ہے اوّل تو وہ پاک ہوتی ہے پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی بے طرفدار اور بے ریاہوتی ہے ۔"یہاں پر اوپر سے حکمت کا مطلب ہے خدا کی حکمت۔خدا کی حکمت پانے کی مختصر راہ یہ ہے کہ ہر طرح کی بدی کو خدا کے خوف کے وسیلہ سے دور کریں اور پاک بن جائیں۔

2۔ بھلائی کی حکمت جو پاک دل سے صادر ہوتی ہے

اپنی بابت لوگوں کے بُرے ارادوں کو بھانپ لینے کے بعد جو لوگ دل کی بھلائی یانیکی میں کمزور رہتے ہیں وہ شایددوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائیں اور اُن کو شرمسار کریں۔اگرچہ وہ لوگوں کو یالوگوں کے احساسات کوبراہِ راست ٹھیس نہ پہنچائیں،توبھی شایدوہ ناپسندیدہ الفاظ سے ردِ عمل ظاہرکرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جن میں بھلائی کی حکمت ہوتی ہے وہ دوسروں کو حقارت سے نہیں دیکھتے اور اُن کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچاتے بلکہ دوسروں کے قصور دریافت کرنے میں اُن کی مدد کرتے ہیں ۔خدا کی حکمت کی سب راہیں ایسی راہیں ہیں جونیکی یا بھلائی سے تعلق رکھتی ہیں ۔ہمارے دلوں میں جس قدر بھلائی ہو گی ہم خدا کے ساتھ اُسی قدرزیادہ بات چیت کرسکتے ہیں اور خدا کی بھلائی کی حکمت پا سکتے ہیں ۔لیکن اگر ہمارے دلوں میں بدی ہے تو ہم بھلائی کی حکمت کی مشق آسانی سے نہیں کرسکتے جو کوئی دوسرا شخص ہمیں دیتا ہے ۔لہٰذا،اپنے دلوں سے بدی کو دور کرنا ہی حکمت پانے اور اس حکمت سے فائدہ اٹھانے کی راہ ہے۔ اگر ہم میں حکمت ہے تو ہم اِس پہلو کو سمجھیں گے اور اس طرح سے دعا کریں گے جو خداکے دل کو متحرک کر دے گی ۔مثال کے طور پر،فرض کریں کہ آپ ایک سیل لیڈر ہیں۔آپ بہت کوشش کرتے ہیں مگر بیداری کی رفتار بہت سست ہے اور سیل کے بعض اراکین آپ کے بارے میں شکوہ کرتے ہیں۔جب آپ ایسی صورت حال کے لئے دعا کرتے ہیں تو آپ کے دل بدی سے جس قدر پاک ہوں گے ،آپ اپنی دعاؤں

بزرگ پاسٹر ڈاکٹر جے راک لی

سے خداکو اُسی قدر زیادہ خوش کر سکتے ہیں۔ "اے خداباپ ،میں تیرا شکرکرتاہوں کہ میں نجات یافتہ ہوں اور سب سے بڑھ کریہ کہ تُو نے مجھے سیل لیڈر بننے کی بیش قدر ذمہ داری دی ہے۔میں سیل گروپ کے ارکان کی اپنے بدن کی طرح خدمت کرنے کے لائق بننا چاہتا ہوں ۔ہمارے پاس خداوندکی محبت اور آنسو ہیں اور میں اُس کی محبت کا پھل لا سکتا ہوں۔مجھے توفیق دے کہ شکرگزاری کے ساتھ اپنے سیل گروپ کے ارکان کی صلاح قبول کروں جووہ مجھے بڑی محبت کے ساتھ بتاتے ہیں ۔ہم سب کو متحد کر اور زیادہ پھلدار بنا۔" جن لوگوں میں بدی نہیں وہ فطری طور پر ایسی باتوں سے گریز کرتے ہیں جو خدا کے دل کو رنجیدہ کر سکتی ہیں۔لیکن اچھی دعائیں یا اچھی باتیں صرف اس لئے نہیں ہوجاتیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں ۔اگر ہمارے دلوں میں بدی ہے تو وہ بدی ہمارے لفظوں میں بھی شامل ہو جائے گی اور ہمیں اس کا احساس بھی نہیں ہو گا۔لہٰذا،دعا میں ہمارا دل جسطرح کا ہوگا اسی حساب سے جواب سستی یاتیزی سے ملے گا۔خدا بھلائی کی دعا سے خوش ہوتا اور جلدجواب دیتا ہے۔

بعض اوقات،آپ کو دوسروں کی طرف سے غلط فہمیوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کرتے تھے یا آپ نے کوئی ایسی بات کی ہے جو پہلے کبھی نہیں کہی تھی ۔اس طرح کی صورت حال میں غلط اور درست کا فیصلہ کرنے کی بجائے بہت زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ خدا کو صورت حال سے نمٹنے دیں۔ آپ اپنے ساتھ جتنی زیادہ دلیل بازی کریں گے آپ کے خدشات اتنے ہی زیادہ بڑھتے جائیں گے ۔اگرچہ آپ دلیل کے ذریعے اپنی بے گناہی ثابت کردیں تاہم اِس سے دوسروں کے قصور ظاہر ہوں گے اور رشتوں میں دراڑ پڑ جائے گی۔

۲-تیمتھیس ۲۳:۲ کہتی ہے کہ "لیکن بے وقوفی اور نادانی کی حُجتوں سے کنارہ کر کیونکہ تُو جانتا ہے کہ ان سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں"۔جیسا کہ بیان کیا گیا ہے حجتیں لڑائی جھگڑوں کی طرف لے جاتی ہیں اور صلح ٹوٹ جاتی ہے ۔ایسی صورت میں اگر آپ صرف خاموش رہیں اور دوسروں کو قبول کریں تو جب وہ اسکے بارے میں دریافت کریں گے تو اُن کے دل پگھل جائیں گے اور وہ آپ پر بڑا اعتبار کرنا شروع کردیں گے۔

پس جب بھی کوئی غیر متوقع سختی آپ کی راہ میں آئے تو اِس میں مشکل محسوس مت کریں بلکہ اس کے نتایج کو تسلیم کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں۔اور اگر آپ پاک روح کی مدد سے اس کے لئے دعا کرنا شروع کریں گے تو یہ آپ کے لئے برکت کے موقع میں بھی بدل سکتا ہے۔ امثال ۶:۳ کہتی ہے کہ،"اپنی سب راہوں میں اس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔"اگر آپ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں یا صفائی پیش نہ کریں بلکہ خاموش رہ کر خدا کی مرضی کو محسوس کرنے کی اکوشش کریں تو آپ اپنے بارے میں حالات کو تسلیم کرنے کے لائق ہو جائیں گے ۔آپ کومحسوس ہونا شروع ہو گا کہ کون سی کمی آپ کی حفاظت میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔اگرآپ پر بدگمانی سے الزام لگایاگیا ہو تو بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔چونکہ خداآپ کودیکھ رہاہے،وہ آپ کے نقصان کا ازالہ کرے گا اور یہ روحانی اور مادی برکت بن جائے گئی ۔یہ بھلائی کی حکمت ہے۔ لیکن اگر ہم ایسی حکمت کے بارے میں جتنابھی علم حاصل کیوں نہ کرلیں ، اگر ہمارے دلوں میں بدی ہو گی تو ہم اِسے حاصل نہیں کرسکیں گے ۔اگر ہمارے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہے اور ہم اس کے لئے ناراض ہو جاتے ہیں اوربڑبڑاتے اور شکوہ کرتے ہیں تو ہم امتحان میں ناکام رہیں گے ۔جب ہم اپنے دل سے اس طرح کی بدی کو دور کر دیں گے اور پاک بنیں گے تب ہی حکمت کا پھل لاسکیں گے۔

3۔ بھلائی کے بغیر حکمت بے معنی ہے

ابی سلوم دائود کا تیسرا بیٹا تھا۔ وہ بہت خوبرو اور وجیہہ تھا اور اُس میں باکمال حکمت تھی ۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ اُس نے حکمت کو بدی کی راہ میں استعمال کیا کیونکہ وہ خود بُرا تھا۔

ابی سلوم نے اپنے آدمیوں کی مدد سے اپنے سوتیلے بھائی امنون کو قتل کروا دیا کیونکہ امنون نے اُس کی بہن کے ساتھ زناکاری کی تھی۔اور دائود کے خلاف بغض کی وجہ سے اُس نے بغاوت کا منصوبہ بنایا ۔اُس نے سپاہیوں اور اپنے محافظوں کو تربیت دی اور لمبے عرصہ تک وہ لوگوں کے دل جیتنے کے لئے کام کرتا رہا۔اُس نے ایسے حالات پیدا کئے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دائود کو لوگوں سے محبت نہیں ہے اور اُس نے لوگوں کے دل چرانے کاکام جاری رکھا۔ یہاں تک کہ ابی سلوم نے دائود کے مشیراخیتفل کوبھی اپنی حمایت میں لے لیا۔ایسا لگتا تھا کہ سب کام منصوبہ کے مطابق ٹھیک ٹھاک ہو رہے ہیں۔لیکن ابی سلوم کی بغاوت بالآخر ناکامی پر اختتام پذیر ہوئی ۔ کیوں؟ خدا نے ابی سلوم کی حکمت کو ناکام بنا دیا تھا۔ اخیتفل نے ابی سلوم کو یقینی فتح کا طریقہ بتایا تھا لیکن ابی سلوم نے اس پر عمل نہ کیا۔لیکن اس کی بجائے اُس نے حوسی کا مشورہ سُنا جودراصل ایسا مشورہ دے رہا تھا جو دائود کے فائدے کا تھا۔ابی سلوم بہت ذہین تھا لیکن جب خدا نے اُس کے تجزیہ کو کمزور بنا دیا تو ایک لمحہ میں اُس نے ہلاکت کی راہ منتخب کر لی۔ پاکیزگی کے بغیر ایسی حکمت بے فائدہ ہے۔اگر ہمارے اندر بھلائی نہیں تو اگرہم حکمت کاکلام سُنیں تو بھی اس کو سمجھ نہیں سکیں گے ۔ اگر ہم پاک دل میں بھلائی کی حکمت پائیں تو ہم امتیاز کرسکتے ہیں کہ ہمیں کیا کہنا چاہئے اور کیانہیں کہنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے ۔پھر ہمارے قو ل و فعل کا ضامن خدا ہوگا اور ہم خدا کی طرف سے برکات اور دعائوں کے جواب کا پھل کثرت سے لائیں گے۔

مسیح میں عزیز بھائیواور بہنو!اگر ہم اُن لوگوں کوخوشی اور شادمانی دے سکتے ہیں جو ہمارے لئے بد بختی پیدا کرتےہیں تو ہم جہاں کہیں جائیں خداہمیں برکت دے گا۔لہٰذا،میں خداوند کے نام میں دعا کرتا ہوں کہ آپ نیک دل پائیں جسے خدا بھی تسلیم کرتا ہے اور آپ کے خاندانوں ، کام کاج کی جگہوں پر، اور کاروبارمیں اُس حکمت کے وسیلہ سے خوشی بخشے جو آپ کے نیک دلوں کے وسیلہ آتی ہے۔

Urdu
مانمن نیوز
شائع کردہ مانمن سینٹرل چرچ
نمبر3-235 گُروڈونگ3، گرو۔گو، سیول کوریا(848-152)
فون82-2-818-7047 فیکس82-2-818-7048
ویب سائٹ www.manmin.org/english
www.manminnews.com
ای میل manminministry@manmin.org
ناشر:ڈاکٹر جے راک لی
مدیرِاعلیٰ:سینئیر ڈیکنیس گیومسُن وِن

ایمان کا اقرار

1. تؤمن كنيسة مانمين المركزية بأن الكتاب المقدس هو كلمة نفخة اللّٰه وبأنه كامل وبدون نقص.
2. تؤمن كنيسة مانمين المركزية بوحدة وبعمل اللّٰه الثالوث: اللّٰه الآب القدوس, اللّٰه الإبن القدوس, اللّٰه الروح القدس.
3. تؤمن كنيسة مانمين المركزية بأن خطايانا مغفورة فقط بدم يسوع المسيح الفادي.
4. تؤمن كنيسة مانمين المركزية بقيامة وبصعود يسوع المسيح, بمجيئه الثاني, بالحكم الألفي, وبالسماء الأبدية.
5. أعضاء كنيسة مانمين المركزية يعترفون بإيمانهم من خلال "قانون الإيمان" في كل مرة يجتمعون فيها ويؤمنون بمحتواه حرفياً.

"وہ (خدا) توخود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے"۔(اعمال 25:17)

"اور کسی دوسرے کے وسیلہ نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پائیں"۔(اعمال 12:4)

نیک و بد کی پہچان کے درخت میں خدا کی پیش انتظامی اور محبت شامل تھی

سوال۔ میں‌نے سیکھا کہ پہلا انسان یعنی آدم اور پہلی عورت یعنی حوا منع کئے ہوئے پھل کو کھا کر ہلاکت کی راہ پرچلے جب انہوں نے نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کھایا ۔ خدا الموجود، ہمہ دان اور قادرِ مطلق ہے ، پس وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ اِس پھل میں سے کھائیں گے۔ اس کے باوجود اس نے وہ درخت لگایا ، ایسا کیوں ہوا تھا؟

جواب۔ بعض لوگ کہتے ہیں،"خدا نے نیک و بد کی پہچان کا درخت کیوں لگایااور آدم اور حوا کو موت کی راہ پر کیوں جانے دیا؟ "بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ شاید خدا کو معلوم نہیں تھا کہ آدم اس میں سے کھائے گا۔ لیکن وہ ٹھیک نہیں کہتے۔ خدا کو پہلے سے معلوم تھا کہ آدم اس درخت میں سے کھائے گا اور یقیناً گناہ کرے گا۔یہی وجہ ہے کہ اُس نے انسان کی نجات کی راہ بنائے عالم سے پیشتر ہی تیار کررکھی تھی ۔اُس نے زمانوں سے بھی پیشتر خداوند یسوع مسیح کو تیار کیا تھا۔
آئیں نیک و بد کی پہچان کے درخت میں‌شامل خدا کی پیش انتظامی اور محبت پر بات کریں۔

نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے آزاد مرضی کے ساتھ آدم اور حوّا کے پھل کھالینے کے بعد

باغِ عدن کی فراوانی میں آدم یعنی پہلے انسان نے بہت سا روحانی علم پایا جس میں خدا کے بارے میں ، روحانی عالم کے بارے میں ، سچائی کے بارے میں اور نیکی اور نُور کے بارے میں علم شامل ہے۔اُسے سب چیزوں پر حکمرانی کا علم بھی دیاگیا تھا۔اُس نے سب مخلوقات پراور سب چیزوں پر حیرت انگیز علم اور حکمت کے ساتھ بطور نگران حکمرانی کی اور اور اُس کے کئی بچے پیدا ہوئے اور وہ پھلا اور بڑھا(پیدائش ۲۸:۱، ۱۹:۲، ۱۶:۳)۔بہر حال، خدانے اُسے ایک چیز سے منع کیا تھا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے نہیں کھا سکتا جو باغ کے درمیان میں‌لگایا گیاہے۔

پیدایش ۱۶:۲-۱۷ کہتی ہے کہ ،"اور خداوند خدانے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔"

خدا نے آدم کو بنایا اور اُسے آزاد مرضی بخشی جس کے ساتھ وہ آزادی سے اپنے فیصلے کر سکتا تھا ۔خدا نے اُسے باغِ عدن میں فراوانی کی زندگی ہمیشہ تک گزارنے کی اجازت دی ۔لیکن چونکہ وہ زمین کی مٹی سے بنایاگیا تھا اور اس کے بعد خدا کے دم کی وجہ سے جیتی جان ہوا ، اس لئے اگر وہ نافرمانی کرتا تو ہمیشہ کی زندگی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا تھا۔ اُس کے ذہن نشین کرنے کے لئے خدا نے نیک و بد کی پہچان کا درخت لگایا اور آدم کو اس سے خبردار کر دیا۔

آدم اور حوا نے طویل عرصہ تک خدا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اُس منع کئے ہوئے درخت کا پھل نہ کھایا۔لیکن جیسے جیسے مزیدوقت گزرا تو وہ اپنے دلوں میں خدا کے حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام ہوئے ۔حوا کو سانپ نے بہکایا کیونکہ حوا اُس کے قریب رہی ۔آزمائش میں گر کراُس نے مرضی سے اُس درخت کا پھل کھایا اور وہ پھل آدم کو بھی دیا۔آدم نے بھی کھایا ۔نتیجتاً انہیں گناہ کی قیمت چُکانی پڑی جیسا کہ خدانے کہا تھا کہ وہ مریں گے اور روحانی قانون کے مطابق گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں۲۳:۶)۔

خدا نے کہا تھا کہ "جس روز تُو نے اس میں‌سے کھایا تُومرا۔" یہاں موت سے مراد روح کی موت ہے ، جو انسان کی مالک ہے اور جس میں روح ، جان اور بدن شامل ہوتی ہے ۔اس کے علاوہ ، روح کی موت کا مطلب فنا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے خدا کے ساتھ بات چیت ختم ہو جانا، اور اس کے بعد یہ اپنا اصل کردارادا نہیں کرسکتی ۔اور اگر کسی کی روح مر جائے تو اُس کا بدن آخرِ کار موت کو دیکھے گا۔

آدم کی سرکشی اس کے لئے لعنت کا باعث بنی ۔مزید یہ کہ اس کی اولاد بھی گنہگارہوئی اور ہلاکت میں پڑی ۔حتیٰ کہ زمین کی مخلوقات جو آدم کے زیرِ اختیار تھی سب ملعون ہوئیں‌جس کے سبب سے اسے زمین پر مشقت کے ساتھ کھیتی باڑی کرکے اس میں سے کھانا پڑا(پیدایش ۱۷:۳)ملعون زمین پراور اس کے جانداروں میں‌مختلف اقسام کی ہولناک بیماریاں وجود میں‌آگئیں۔ لوگ ایسی آزمائشوں اوردکھوں میں‌سے گزرنے لگے جو شیطان اُن پرلاتا تھا۔سانپ پر تمام دشتی جانوروں سے زیادہ لعنت کی گئی کہ وہ پیٹ کے بل چلے گا(پیدایش ۱۴:۳)۔

حقیقی شادمانی کے ساتھ ہمیں اضافیت کا تجربہ دینے کے لئے خدا کی محبت

پھر خدانے باغِ عدن میں نیک و بد کی پہچان کا درخت کیوں لگایاتھا؟ یہ ہمیں حقیقی خوشی دینے کے لئے تھا۔باغِ عدن، جہاں آدم رہتا تھا وہ بہت خوبصورت جگہ تھی اور وہاں مکمل سکون تھا اور کسی چیز کی کوئی کمی نہیں تھی لیکن وہ حقیقی خوشی محسوس نہیں کرسکتا تھا۔اس کی یہ وجہ ہے کہ اس نے کبھی پریشانی کا تجربہ نہیں کیاتھا۔اُس نے کبھی بیماری، موت یا حادثات نہیں دیکھے تھے اوراس کے بعد کے غم اور درد کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔اُسے علیحدگی کا ٹھیک طرح سے شعور نہیں تھا کیونکہ وہاں موت نہیں‌تھی۔

لوگ کسی چیز کی حقیقی قدر و منزلت اُسی وقت جان سکتے ہیں جب اُس چیز کے متضاد پہلوکا تجربہ ہو اور وہ اُس کے درمیان تناسب کو بھی جان سکتے ہیں ۔سادہ الفاظ میں یہ کہ ہم خوشی کواُسی وقت سمجھ سکتے ہیں جب بہت سی مشکلات بھی ہوں۔ کسی بیماری میں سے گزر کر ہم صحت کی قدر و منزلت کو دل کی گہرائی سے جان سکتے ہیں اور شکرگزار ہوتے ہیں۔اگر ہم بھوکے ہوں تب ہی فراوانی سے خوراک کے لئے شکرگزار ہو سکتے ہیں ۔ہم بھلائی یانیکی کی قدر اُسی وقت جان سکتے ہیں جب ہم بدی کا تجربہ رکھتے ہوں ،اور یہ کہ جب ہم تاریکی کو دیکھتے ہیں تب ہی جان سکتے ہیں کہ روشنی کتنی بیش قیمت ہے ۔غربت کے علم کے بغیر کوئی شخص امیری کے لئے شکر گزار نہیں ہو سکتا ۔نفرت کے بغیر کوئی بھی جان نہیں سکتا کہ محبت کتنی اچھی چیز ہے۔

آدم باغِ عدن میں رہتا تھا اور پریشانی سے بالکل واقف نہیں تھا۔اُس میں اُس خوشی کی قدر کو جاننے کی لیاقت نہیں تھی جواُسے حاصل تھی ۔چونکہ اُس نے کبھی موت نہیں دیکھی تھی اس لئے وہ خداکی اس بات کو ٹھیک طرح سمجھ نہ پایا کہ "جس روز تو نے اس میں سے کھایا تُو مرا۔" خدا آدم سے اتنا پیار کرتا تھا کہ اُس نے اُس کے لئے سب چیزیں مہیا کی تھیں۔لیکن وہ اپنے دل سے شکر گزاری کااحساس نہیں رکھتاتھا۔

بہر حال،سرکشی کے بعد آدم کو باغِ عدن سے باہر نکال دیا گیا اوراُسے دکھوں کا تجربہ ہوا۔ اُسے بھوک لگی ، تھکاوٹ ہوئی اور سردی لگی اور تنہائی ، غم اوردرد کا احساس ہوا جوگناہ کی وجہ سے تھا۔ایسا کرکے بالآخر اُس نے یہ شعور پالیا کہ وہ باغِ عدن میں کتنا خوش تھا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے مخلوقات متضاد تجربات کے بغیر اضافیت کو نہیں جان سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ خدانے باغِ عدن میں نیک و بد کی پہچان کا درخت لگایا تا کہ لوگ اضافیت اور موازنہ کو جان سکیں۔

ہم بھی آدم کی اولاد ہیں جسے زمین کی مٹی سے بنایاگیا تھا اس لئے ہم بھی انسانی نسل کشی کے عمل کوسمجھنے کے بعد ہی محسوس کرسکتے ہیں کہ آسمانی زندگی کس قدر اچھی ہے ۔چونکہ ہم اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں کہ آسمان پر رہنا کتنا اچھا ہو گا جہاں کوئی گناہ نہیں اور کوئی غم نہیں اور ہم وہاں خوشی اور شادمانی کے ساتھ ہمیشہ تک خدا کے شکر گزار ہو کر زندگی گزاریں گے کہ خدانے ہمیں آسمان بخشا ہے۔

لہٰذا، جو لوگ یسوع مسیح کو قبول کرتے اورآسمان کے لئے حقیقی ایمان اور امید کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ زمین پر ہر طرح کی زندگی کے لئے شکرگزار ہوں گے اور خوش رہیں گے (۲-کرنتھیوں۴:‏۱۷-۱۸)۔ جب ہم خدا کی محبت کو تسلیم کرتے ہیں جس نے ہمارے گناہ کا مسئلہ حل کر دیا ہے تو ہم آسمانی امیدمیں حقیقی شادمانی کر سکتے ہیں۔

"خدا نے میری چھوٹی سی نیکی یاد رکھی اور مجھے برکت دی"

بچوں کی ابتدائی عمرمیں تعلیم و تربیت بہت ضروری ہے اور ایک پرانی کہاوت ہے کہ "پرانی عادتیں جلد نہیں جاتیں۔"میرے والدین اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے اور انہوں نے مجھے تعلیم کے لئے مانمن کنڈرگارٹن جانے کی اجازت دی۔ مانمن کنڈرگارٹن کا تعلق مانمن سینٹر چرچ سے ہے اور یہاں بالخصوص بچپن کی ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ ادارہ بچوں کو بائبلی سچائیاں سکھاتا اور اُن کی اس طرح پرورش کرتا ہے کہ وہ اچھی طرح پل بڑھ کر ایمان میں دانائی کے ساتھ عمل کرسکتے ہیں۔

چار سال تک مانمن کنڈر گارٹن (کے جی) جانے کے دوران فطری طور پر میری پرورش ایسے بچی کی طرح ہوئی جو عبادات میں خدا کی پرستش، دعا اور حمد و ثنا سے خوب لطف اندوز ہوتی تھی۔

خداوند کے لئے میرے دل میں یہ محبت چرواہے کی محبت کی وجہ سے بڑھتی رہی

ایلمنٹری سکول میں اپنی ہمجولیوں کے ساتھ میں اچھا وقت اور ایک مثالی زندگی گزار رہی تھی اس لئے مجھے استادوں سے بہت پیار ملتا تھا ۔ لیکن مڈل سکول میں داخل ہونے کے بعد میں اپنا زیادہ تر وقت دوستوں کے ارد گرد منڈلاتے ہوئے گزارنے لگی اور دعا میں کم وقت دیتی تھی۔ میں دنیاوی پاپ میوزک گانوں کو حمد و ثنا پر ترجیح دینے لگی اور انٹرنیٹ پر چلنے والے پروگرام تسلسل سے دیکھنا پسند کرنے لگی تھی۔

لیکن جب میں نویں کلاس میں تھی ، تو ڈاکٹر جے راک لی کی طرف سے منعقدہ مِنی کروسیڈ میں شرکت سے میرا ایمان پھر تازہ ہونے لگا۔ چونکہ طالب علم گناہ سے بھرپور دنیا میں زندگی گزارتے ہیں ،ہر ہفتہ اتوار کی شام عبادت کے بعد منعقد ہونے والے کروسیڈ میں اُنہوں نے طالب علموں کے لئے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا تا کہ وہ خدا کے ساتھ بہت زیادہ پیار کریں اور آسمانی امیدکے ساتھ زندگی گزاریں۔ انہوں نے طالب علموں کے زایہ ء نگاہ سے منادی کی اور ہماری مشکلات اور ترجیحات کو سُنا۔ انہوں نے ہمیں وہ چیزیں بھی پیش کیں جو ہماری پڑھائی کے لئے ضروری تھیں یعنی لکھائی کا سامان اور مالی طور پر بھی طالب علموں کی مدد کی جنہیں مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے آنسوئوں کے ساتھ ، دلسوزی سے ہمیں کہا کہ گناہ نہ کریں کیونکہ آسمان اور جہنم کا وجود حقیقت ہے اور ہم پر زور دیا کہ اکٹھے مل کر آسمان پر نئے یروشلیم میں جائیں۔

چرواہے کی گہری محبت نے ہمیں اس لائق کیا کہ ہم دنیا سے اپنا لگائو ختم کر دیں اور اپنے دلوں کو خداوند کی محبت سے بھر لیں۔ ہم اچھی مضبوط مسیحی زندگی گزارنے اور محنت سے پڑھنے لگے۔ میں چرواہے کی محبت سے بہت متاثر ہوئی جو اپنی ساری جان سے گلّے سے پیار کرتے ہیں اور میں خداوند سے اور بھی زیادہ پیار کرنے لگی۔

راستی کے ساتھ دوسروں کو سچائی بتانے کا میرا کام خدا نے یاد رکھا

جب میں دسویں جماعت میں تھی تو گرمی کی چھٹیوں سے چند دن پہلے کا واقعہ ہے۔ میرے کمرے کی ٹیچر نے کہا کہ کلاس میں سے جو لوگ چرچ جاتے ہیں وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں۔ میں نے بھی ہاتھ کھڑا کر دیا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا، "ہیجِن ، تُم کون سے چرچ میں جاتی ہو؟"

میں نے کہا، "میں مانمن سینٹرل چرچ جاتی ہوں۔" پھر انہوں نے کہا، "اُس چرچ کے بارے میں عجیب و غریب افواہیں ہیں، اس لئے بہتر ہے کہ اُس چرچ میں نہ جایا کرو۔ میری ٹیچر نے اُس چرچ اور میرے چرواہے کے بارے میں غلط سمجھا تھا یہ دیکھ کر میرے دل میں درد سا اٹھا۔ میں اس بات کو برداشت نہ کر پائی کیونکہ ڈاکٹر جے راک لی نے خود کو اچھے کاموں ، غریبوں کی مدد، اور جانیں بچانے کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ کلاس کے بعد میں سسٹر جُویئان چوئی کے ساتھ اپنی ٹیچر کے دفتر گئی جو ساتھ والی کلاس میں تھیں اور اسی چرچ جایا کرتی تھیں۔

"میڈم، کیا آپ کبھی میرے چرچ میں گئی ہیں؟ کیا آپ نے ہمارے سینئر پاسٹر کو دیکھا ہے ؟ اُن کے بال کالے ہیں یا سفید؟ کیا وہ چشمہ لگاتے ہیں یا نہیں؟ کیا اُن کے بال لمبے ہیں یا چھوٹے؟

میں نے تقریباً چیختے ہوئے یہ سب سوالا ت کئے ۔انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور ایسا لگا جیسے انہیں شرمندگی ہو رہی ہے ۔میں نے بات جاری رکھی ،"آپ اُن کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں، لیکن آپ اُس کے بارے میں الزام یا فیصلہ کیسے صادر کر سکتی ہیں؟ آپ بھی ایک مسیحی ہیں۔ کیا بائبل مقدس میں کسی جگہ کہا گیا ہے کہ دوسروں پر الزام لگانا اور اُن کی عدالت کرنا ٹھیک ہے ؟ ہر گز نہیں! ایسی کوئی بات کہیں نہیں لکھی ؟ پھر آپ ایسی باتیں کس طرح کہہ سکتی ہیں؟ " میں چیختی رہی۔

انہوں نے کہا، "نہیں ، میرا یہ مطلب نہیں تھا، میں نے تو یہ باتیں صرف سُنی ہیں ۔" اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ کیا کریں اور وہ کچھ کہنے ہی والی تھیں ۔ لیکن چونکہ میں کوئی غلط بات سننا نہیں چاہتی تھی اس لئے میں نے صرف اتنا کہا کہ ،"خدا حافظ!"اور وہاں سے چلی آئی۔ میں واپس کلاس میں گئی ۔چند دن کے بعد مجھے اپنا سکول کا رپورٹ کارڈ ملا اور اُس پر ٹیچر کے تاثرات درج تھے ۔اس میں کہا گیا تھا کہ ،"وہ دلیر لڑکی ہے اوراپنے نظریات بخوبی بیان کر سکتی ہے ۔" انہیں میری وجہ سے افسوس ہوا ہو گا کیونکہ میں عموماً اُن کی بات اچھی طرح سنتی تھی لیکن پہلی بار اُس روز میں چیخی چِلائی تھی ۔اِس واقعہ نے اچھا کام کیا کہ مجھ میں خدا ، خداوند اور چرواہے کے لئے محبت بڑھی۔

خدا نے پاسبان بننے میں میری راہنمائی کی

خدا کے فضل سے ، بارہویں جماعت کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجھے پاسبان بننے کا بُلاوا ملا اور میں نے اپنے لئے پاسبان بننے کی دعا کرنا شروع کر دی۔ میری کوشش ہوتی تھی کہ ہمیشہ بلا ناغہ دعا سے لطف اندوز ہوں اور ہر بات کے لئے شگرگزاری کروں۔ میں دعا میں دلسوزی کیساتھ روئی کہ اپنی گنہگار فطرت کو دور کرسکوں ، اُن باتوں کو جن سے خدا کو نفرت ہے یعنی غصہ ، نفرت، عداوت، حسد، تلخ مزاجی، ابتری، اور پریشانی ، جھوٹ بولنا، دھوکا بازی ، دوسروں کی عدالت کرنا ، بے قیام سوچیں، شہوت پرست ذہن ،خود غرضی کے کام ، اور دغا بازی وغیرہ ۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایمان کی چٹان پر کھڑی ہو گئی۔

"اے خدا،براہِ مہربانی میری مدد کر! میں خدا اور خداوند جیسا نیک دل پانا چاہتی ہوں۔ میری مدد کر۔" میرے اندر جو برائی باقی تھی مجھے اس سے نفرت تھی اور میں خدا کی، خداوند کی اور چرواہے کی محبت کا اجر دینا چاہتی تھی ۔پس میں نے زیادہ دلسوزی سے دعا کی۔ اگر جسمانی سوچیں میرے اندر داخل ہوتیں تو میں اُن سوچوں کو بھلائی کی سوچوں کے ساتھ بدلنے کی کوشش کرتی تھی۔

میں نے نیکی کے لئے جانفشانی شروع کی ،اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اسے خدا کے حضور اپنے دل کی راحت انگیز خوشبو پیش کرکے کرنا چاہتی تھی پھر ، خدا نے مجھے برکت دی ،میں نے تین ماہ میں خوب ترقی کی اور مارچ ۲۰۱۴ء میں میں نے قلبِ روح پایا۔

میں پاسبان بننے کی تگ و دو کر رہی ہوں جس نے نیک کام اور خدا کی محبت ظاہر کی ہے اور میں بے شمار جانوں کو خداوند کی بانہوں میں لا سکتی ہوں ۔میں سارا جلال خدا کو دیتی اور شکرکرتی ہوں جس نے مجھے نہایت بابرکت راہوں پر راہنمائی بخشی ہے۔

سیمنری طالب علم ہیجِن کِم
(عمر ۲۰ سال ، ینگ ایڈلٹس مشن بمقام جنوبی کوریا) اور اُن کا خاندان

GCN جي سي إن
(الشبكة المسيحية العالمية)
هاتف: 82-2-824-7107
فاكس: 82-2-813-7107
www.gcntv.org
webmaster@gcntv.org

WCDN
(شبكة الأطباء المسيحيين في العالم)
هاتف: 82-2-818-7039
فاكس: 82-2-830-5239
www.wcdn.org
wcdnkorea@gmail.com

MIS
(معهد مانمين الدولي للتعليم العالي)
هاتف: 82-2-8187334
فاكس: 82-2-830-3310
www.manminseminary.org
manminseminary2004@gmail.com

كتب أوريم
هاتف: 82-70-8240-2057
فاكس: 82-2-869-1537
www.urimbooks.com
urimbook@hotmail.com